

دعوت دین: خواتین کا کردار گھریلو ذمہ داریوں کے تناظر میں

Da'wah: Women's Role in the Perspective of Domestic Responsibilities

فوزیہ الطاف ایم ایس اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ ہائی ٹکنیک یونیورسٹی ٹیکسلا کینٹ (m.ashfaq.hrp@gmail.com)
محمد اشغاق (پی انچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ ہائی ٹکنیک یونیورسٹی ٹیکسلا کینٹ)

Abstract

This paper comprises of *Da'wah* definitions, as provided by different dictionaries and Islamic scholars literally and technically along with diagrams and tabular illustrations. This is to present the core of conceptual domain of *Da'wah* and its relation to the women preaching Islam. Women role regarding daily home based activities have also the great importance in the perspective of *Da'wah* that may be judged by employing analytical method. As women of the modern age have been facing various problems in the modern era they can still perform their *Da'wah* tasks with more convenience as compared to the past era by virtue of multiple sources for propagation of Islamic values. There are, however, limits on women' preaching role mainly due to their multiple domestic responsibilities and role. This study therefore focuses on presenting the complexity involved for women in getting on with their roles and responsibilities while still devoting time and energy for the cause of Da' wah.

Keywords: Da'wah, Women, Family Responsibilities, Balance, Methodology

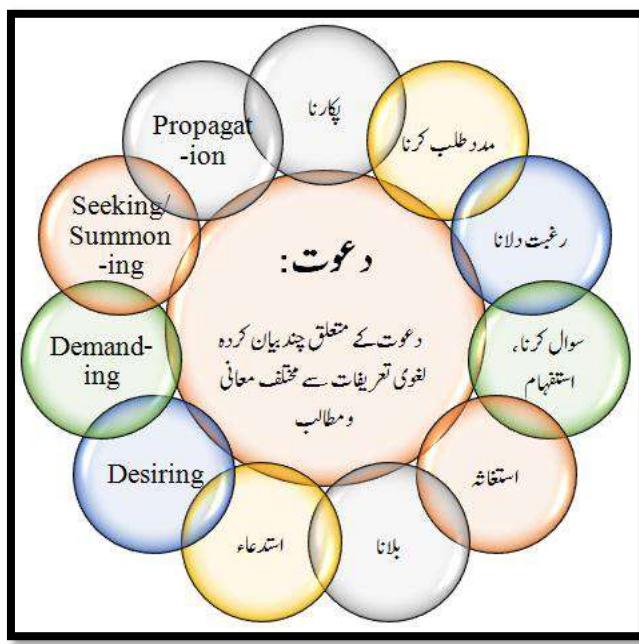
دعوت کا مفہوم

دعوت کے لغوی معنی میں بلانا، پکارنا، رغبت دلانا، مدد طلب کرنا اور آواز دینا وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔ دعا بمعنی دعوت (Invitation) کے بھی مستعمل ہے۔ ابین منظور کے مطابق کسی کو بلانا، دعوت دینا، آواز دینا یا پکارنا اور الدعوة کسی کو دعوت دینا¹ دعاۃ (واحد داع) بدایت یا مگر ابھی کی بیعت کی طرف بلاتے ہیں۔ لوگوں کو بدعت یادیں کی طرف بلانے والا داعیہ کہلاتا ہے²۔ اساس المبالغہ کے مطابق دعوت ولیمہ، دعوت جہاد، دعوت الی اللہ، نبی کا اللہ کی طرف بلانا، اور یہ کہ دعوت باطل و گمراہی کی طرف بھی ہوتی ہے³۔ مصباح اللغات میں دعوت کا معنی الدعوة یعنی پکار کی قسم اور لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلانے والا الداعی کہلاتا ہے⁴۔ دعوت کا مادہ "دع" ہے اسی سے داع ہے جسکی جمع دعات ہے اور دعوۃ کی جمع دعوات ہے⁵ "دستور العلماء" کے مطابق اگر دعوت بفتح دال ہو تو مہمانی، بضم دال ہو تو جنگ کیلئے پکارنا اور چیلنج کرنا اور اگر دعوت بکسر دال ہو تو معنی نسب کا دعوہ کرنا مراد ہے⁶۔ علامہ راغب اصفہانی کے مطابق کسی چیز کی طرف دعوت اس کے

قصد کی طرف رغبت دلانا ہے⁷۔ قاموس مترادفات میں دعوت کے معنی بلا و اور طلبی کے ہیں⁸۔ جبکہ لغات قرآن میں لفظ دعوت کے معنی پکارنے کے ہیں⁹۔ مزید برال فیروز اللغات کے مطابق دعوت کسی مذہب کی طرف بلانا¹⁰ - J.M Cowan کے مطابق دعوت کے لغوی معنی مدعو کرنا، اشاعت و تبلیغ، بلانا، استدعا وغیرہ¹¹ جبکہ انگریزی-عربی لغت کے مطابق دَعْوَةُ اور دَعِيَّةٌ دلالت کرتا دعاء پر جو کہ دریافت کرنے، طلب کرنے، پوچھنے اور مطالبہ و تقاضا کرنے کا عمل کہلاتا ہے¹²۔

دعوت کی لغوی تعریفات سے چند معانی کا ایک آگراہ (Diagram)

اس توضیحی شکل میں مختلف اہل لغت اور سکالرز کے وضاحت کردہ مطالب سے دعوت کے لغوی معانی دیے گئے ہیں



جو اصطلاحی تعریفات، دعوت کی جہات اور شرعی مفہوم کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ شکل میں اردو، عربی اور انگریزی معاجم جو اس ابتدائی بحث میں مذکور ہیں 11 چھوٹے دواڑ کی مدد سے دعوت کے مفہوم کے لیے ترسیم کیے گئے ہیں۔ عبد الرحمن حسن جنکہ المیدانی کے مطابق دعوت کے لغوی معنی کسی چیز یا کام کی طرف بلانا۔ جس میں انتہائی درجہ کی طلب

اور قبول کرنے کی رغبت دلائی گئی ہو۔ اور اعتقاد، قول یا عمل کے ذریعے اسے اختیار کیا جائے یا چھوڑ دیا جائے¹³۔ لغوی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت کے عمل میں داعی مرد ہو یا عورت حتی الوضع اپنے ارادہ و مکر کو خواہ اس کی نویت کچھ بھی ہو مدعو کے رد عمل تک لے جاتا ہے چاہے وہ اسے کلی یا جزوی طور پر قبول کر لے یا انکار کر دے۔

دعوت کی اصطلاحی تعریفات کی مختلف جہات و مفہوم

مزید برآل سکالرز نے دعوت کے مختلف مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل اصطلاحی تعریفات میں دعوت دین اور اس سے متعلق جہات کو جاگر کیا ہے:

نمبر	دعوت کی اصطلاحی تعریفات	مصنف	مفہوم
1	ایسا کلام جس سے انسان یہ چاہتا ہے کہ سچائی کا اثبات ہو یعنی حق واضح رہے اور اسکی باطل سے تمیز رہے۔ ¹⁴	امام جرجاني	گویا دعوت، حق اور اسکے غیر کے مابین تمیز، حق کے اثبات اور ایسا کلام جس سے یہ مقاصد حاصل ہوں
2	وہ علم جس کے ذریعے بتکرار کی جانے والی ان کوششوں کے بارے میں علم ہو جن کا مقصد لوگوں تک اسلام ، عقیدہ، شریعت اور اخلاق پر مبنی تعلیمات کی تبلیغ ہو۔ ¹⁵	ڈاکٹر احمد غلوش	دعوت کے اصطلاحی معنی بیان کیے ہیں کہ لوگوں کے قلوب واذہاں کو ایسے عقیدے یا نظریے کی طرف مبذول کرنا جو اسکے لیے نفع بخش ہو۔ ¹⁶
3	ایک مکمل پروگرام جو ان تمام علوم و معارف پر محیط ہو۔۔۔ اپنی زندگی کا مقصد جان سکیں، انکے لیے راستے کی نشانیاں واضح کر دے اور انہیں بدایت پر جمع کر دے ¹⁷	شیخ محمد الغزالی	ایسی تعریف ہے جس میں دعوت، مقصدیت، طریق (Paradigm) اور بدایت شامل ہیں۔
4	یہ انسانی زندگی کے لیے اصول و ضوابط اور اس کے حقوق و فرائض کا بیان ہے ¹⁸	اشیخ محمد الراوی	دعوت اور دین کے مفہوم میں فرق نہیں کرتے۔
5	یہ نہایت درج چاہت اور دین اسلام میں اعتقاد، قول اور عمل اداخليے کے لیے رغبت دلانا ہے ¹⁹	جنتکہ المیدانی	دعوت کو علم کے طور پر تعارف کے ساتھ مندرجہ وسائل و آداب کی بات کی ہے
6	دعوت کے بغیر دین کا قیام، اشاعت اور ثبوت اصول ممکن نہیں۔ ²⁰	شیخ علی محفوظ	حیات، قیام، اشاعت اور ثابت دین صرف دعوت دین کے مرہون منت ہے۔

اس ابتدائی بحث سے یہ نتیجہ اخذ کرنا آسان ہے کہ دعوت کا اصطلاحی مفہوم لوگوں کو اسلام اور عمل صالح کی طرف زبان و عمل، ترغیب و تربیب وغیرہ کی بنیاد پر متوجہ کرنا ہے۔ نصوص کو سامنے رکھتے ہوئے دعوت دین لوگوں کے سامنے اہتمام و تقار اور حکمت سے اس طرح پیش کرنا کہ لوگ اسے اپنے لیے اعزاز و سعادت سمجھتے ہوئے قبول کر لیں اور بیان کردہ پیغام کی حقانیت کی طرف راغب ہو جائیں۔ اور انہیں دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی کا تسلیں پیدا ہونا شروع ہو جائے۔

سابقہ علمی مواد کا جائزہ (Literature Review)

اگر زیر بحث موضوع کے متعلق سابقہ علمی مواد کا جائزہ لیا جائے تو سیر حاصل گفتگو کیلئے یہ باب تشنہ معلوم ہوتا ہے۔ دعوت دین اور خواتین کی دور جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے درجنوں عنوانات رشحات قلم کے مقابلی ہیں۔ اصول الدعوة پر خاصہ مواد ہے تاہم کچھ پہلوؤں پر لکھا گیا ہے مثلاً کے طور پر "خواتین کے لئے مندرج دعوت و ارشاد (سلسلہ مجددیہ کے مکتبات کی روشنی میں)" از ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس نہش "مسلمان تاجر خواتین کا تبلیغی کردار اور ان کی ذمہ داریاں" از ڈاکٹر صلاح الدین ثانی "امہات المومنین کا دعویٰ اسلوب" از رضیہ شبانہ، جبکہ کچھ عربی و یہب سائنس پر خواتین کے دعوت میں مسائل اور اہتمام کے متعلق مختصر آرٹیکلز ہیں مثلاً المرأة الداعية والمحللة الصعبة ازد/ أسماء الرويشد اور الاهتمام بدور المرأة المسلمة في الدعوة ازهند بنت مصطفیٰ شریفی²¹ محمد اکرم

صاحب نے "کلی عہد نبوت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعویٰ سرگرمیاں: تاریخ و اسلوب" کے عنوان سے دعوتِ دین کے حوالے سے کچھ صحابیات کا نذر کرہ بھی کیا ہے۔

عمر رضا کحالہ نے "اعلام النساء فی عالمي العرب والاسلام" نے پانچ مجلدات پر مشتمل خواتین کے ناموں کا حروفِ تہجی (Alphabetically) کے اعتبار سے ایک ذخیرہ تیار کیا ہے جس سے خواتین کے مختلف دعویٰ کردار پر مزید کام کیا جا سکتا ہے۔ ام عبد منیب کی کتاب "عورت اور گھر میں دعوت دین، مشربہ علم و حکمت" سید جلال الدین عمری کی کتاب "مسلمان خواتین کی دعویٰ ذمہ داریاں" عورت قرآن سنت اور تاریخ کے آئینے میں "از ڈاکٹر عابدہ علی، اسی طرح "تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین" از طالب ہاشمی اور "فروغ اسلام میں خواتین کا کردار" از چودھری نعیم اسلام، مزید برآل ماہنامہ دختر ان اسلام جولائی 2011، جویریہ حسن کا مضمون "دعوت دین میں خواتین کا کردار" اور "داعیاتِ الی اللہ اور عصری تقاضے"، شفقتہ عمر کا آرٹیکل جو ماہنامہ ترجمان القرآن ستمبر 2013 میں شائع ہوا۔ زیر بحث دعویٰ پیراء میں ان کتب اور مضامین سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد INSIGHT, Da'wah Special Issue, IIU, Vol 10/2010, 03 میں دعوتِ دین کے عصری چینہز پر بات کرتے ہوئے دعوت کے میدان میں چھٹے اہم چینہ میں مرد اور عورت دونوں کے حقوق و فرائض کے تقابل کے ساتھ ساتھ عورت کی عائلی ذمہ داریاں اور دعویٰ کردار کو زیر بحث لاتے ہیں۔ کچھ کتب میں بعض عنوانات کے تحت خواتین اور دعوت کا مختصر آرٹیکل کرہ ملتا ہے مگر اس ضمن میں سیر حاصل گفتگو شاہد ہی کی گئی ہو جو "دعوتِ دین: خواتین کا کردار گھریلو ذمہ داریوں کے تناظر میں" کے عنوان کے تحت زیر بحث ہے۔

خواتین، گھر اور دعویٰ ذمہ داریوں کی نوعیت

خواتین کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی ہیں۔ معاشرے کی سلامتی کے لیے ضروری ہے کہ عورت اپنے دائرہ عمل کو نظر انداز نہ کرے اور اپنے فرائض سے بخوبی عہدہ برآ ہو تو ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے حتیٰ کہ دوسرا قوموں کو بھی ان کے کردار سے رہنمائی میسر آ سکتی ہے۔ بھرت کے بعد قیام جبشہ کے دوران مسلم خواتین کا کردار بھی تاریخ ساز ہے۔ خواتین کے فہم دین کو سراہا گیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"نَعَمُ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْتَعِهُنَّ الْحَيَاةُ أَنْ يَتَقَعَّهُنَّ فِي الدِّينِ"²²

ترجمہ: کیا ہی خوب ہیں انصار کی عورتیں جنہیں دین کو اچھی طرح سمجھنے میں شرم رکاوٹ نہیں بنتی۔

عورت ایسے مثالی اوصاف کی مالک ہو جو گھریلو ذمہ داریوں سے احسن طریقے سے نبرد آزمائونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے کار خیر میں حصہ لیتے ہوئے توازن و اعتدال کے اصولوں کے ساتھ دونوں جانب اہم کردار ادا کر سکے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی دعویٰ کاوش میں مدد گار تھیں اور تشفیٰ کا ذریعہ بنیں اور آپ رضی اللہ عنہا پر اللہ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سلام بھیجا۔ ابن اثیر کے مطابق اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ

ساری مخلوق مردوں سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔²³ حدیث بدء الوجی دلالت کرتی ہے کہ سیدہ خدیجہ وہ اول خاتون ہیں جنہوں نے خبرِ نبوت اور نزولِ وحی کا ادراک کیا اور تصدیق کی۔²⁴ بعض صحابیات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرتیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد ہم سے سبقت لے جائیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے تعلیم کے دن مقرر فرمائے جن میں وہ تدریسِ نبوی سے مستفید ہوتی تھیں۔²⁵

یہ تمام خواتین اپنی گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود نہ صرف دینی تعلیمات کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ بلکہ اسے معاشرے میں دوسروں لوگوں تک بھی پہنچاتیں۔ حتیٰ کہ دعوتِ الی اللہ کی خاطر سب سے پہلی شہادت (حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا) بھی عورت کے حصہ میں آئی۔²⁶ مختلف ادوار میں بعض قابلِ قدر خواتین کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ جیسے کہ قرون وسطیٰ سے فاطمہ بنت احمد بن یحییٰ، آپ عالمہ، فاضلہ اور فقیہ تھیں۔ دین کی سمجھ رکھتی تھیں۔ احکام شریعہ استنباط کرتی تھیں۔ آپ کے خاوند امام تھے اور طلباء کو درس دیتے اور دینی امور میں مسائل کی وضاحت اپنی بیوی سے سمجھتے۔²⁷

خواتین نے عملی سطح پر دعوت کا کام بھی سرانجام دیا۔ جیسا کہ یونیورسٹی آف ابدان، نائجیریا کے ایل۔ او۔ عباس کے مطابق: دشمن میں بارہوں اور تیروں میں صدی عیسوی میں ایک سو سالہ مساجد اور مدارس میں سے چھیس خواتین کی طرف سے تغیر کر دہ اور ان اداروں کے تمام شاہی سرپرستوں میں سے نصف تعداد خواتین پر مشتمل تھی۔²⁸

عہدِ رسالت سے لے کر اب تک عورت کسی نہ کسی صورت میں دین کی خدمات سرانجام دیتی رہی ہے۔ ایک عورت مختلف انداز میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ ماں اور باپ دونوں اپنے اپنے دائرہ کار میں بچوں کی تربیت کے ذمہ دار ہیں۔

دعوت دین اور گھریلو ذمہ داریاں

گھریلو اور عائی زندگی اور گھر کے ماحول کے اثرات معاشرہ پر متاثر ہوتے ہیں۔ معاشرے اور گھریلو زندگی کو اسلامی اصولوں پر استوار کرنے میں جس طرح مرد کا اہم کردار ہوتا ہے عورت کی بھی اس معاملہ میں بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ ڈاکٹر امیں احمد دعوتِ دین کے معاصر مسائل پر بات کرتے ہوئے اجمالاً ذکر کرتے ہیں کہ قرآن حکیم نے مرد اور عورت دونوں کے لیے بطور داعیہ کا تصور دیا ہے جن کا عمل، قول اور فکر اسلام کے پیغام کے ابلاغ اور اللہ کے لیے مخلوق کو خیر کی طرف بلانا ہے۔²⁹ دعوت کے میدان میں چھپے اہم چیلنج میں مردوں و دونوں کے حقوق و فرائض کے مقابل کے ساتھ ساتھ عورت کی عائی ذمہ داریوں اور کشمکش کا تذکرہ کرتے ہوئے عورت کے دعوتی کردار کو زیر بحث لاتے ہیں۔³⁰ نیتھاً مزید ذکر کرتے ہوئے عورت کے لیے مواقع ہموار کرنا اور منابع کے متعلق یوں رقطراز ہیں:

"عورت جس کے لیے پیغامِ اسلام کے ابلاغ کی مساوی ذمہ داری ہے یہ ضروری ہے کہ اسے (دعوت میں پیش آمدہ) مسائل سے برد آزمہ ہونے اور مواقعِ مہیا کرنے (میں مدد کی) جائے۔ تاہم وہ مرد جیسا منبع اختیار

کر سکتی ہے۔ (یا) اسے چاہیے کہ وہ صورت حال کے مطابق منہج تبدیل کر لے اور اپنی ضرورت و تجویز کے مطابق اس طریقہ دعوت میں بہتری لائے" ³¹۔

اسلام نے جہاں مرد اور عورت کے لیے تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے وہاں اس تعلیم اور اس سے میر آنے والی خیر کو دوسروں تک پہنچانا بھی بنیادی ضرورت میں سے ہے۔ ڈاکٹر انیس عورت کی عائی زندگی اور دعوت کے تناظر میں اس کے لیے ماحول ہموار کرنے اور آسانیاں پیدا کرنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس طرح Egduñas Raciūs کے مطابق قرآن و حدیث میں دعوتی طریقہ کار کوئی پہلے سے قیاس کردہ ادارہ نہیں۔ جبکہ آخذ اسلام نے دعوت کے ضمن میں اسلام کے تاریخی ارتقائی پھیلاؤ کے لیے اساس اور پوری دنیا پر فتح بنا دیں مہیا کی ہیں ³²۔

ان کے نزدیک دعوت دین کے اصول و خوابط پہلے سے طے شدہ نہیں ہیں۔ بلکہ حالات و وقت کے پیش نظر کوئی بھی دعوتی طریقہ اپنایا جا سکتا ہے۔ جس کی اساس قرآن و حدیث نے مہیا کی ہوئی ہے۔ دعوت کے راستے کی ہمواری کے لیے ایسی حکمت عملی کی ضرورت ہے جو خاندان کے جملہ تقاضوں اور دعوتی میدان میں کام ایک ایسے منہج پر مبنی ہو جو دونوں جہات میں ثابت تغیر کا حامل ہو۔

خواتین، گھر، دعوت دین اور شرعی تکثہ نظر

اسلام نے جہاں خواتین کی اہمیت و حقوق کا تذکرہ کیا وہاں انکی گھریلو ذمہ داریاں اور ان کو اپنے خاندان کو دین سے وابسطہ رکھنے کی تاکید کی۔ کیونکہ قیامت کے دن اس سے خاندان اور اہل و عیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بھی دعوت و تبلیغ کے کام کو جاری رکھنے کی وصیت کی اور فرمایا "أَلَا لِيُبَلِّغُ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ" ³³ جو یہاں موجود ہیں میری باقی کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ یہ فرمان نبوی آج بھی مسلمان مرد اور عورت دونوں کو مخاطب کرتا ہے۔ کہ انہیں دین کے بارے میں جو کچھ بھی معلوم ہے۔ وہ پیغام آگے پہنچانا ان کا اولین فریضہ ہے۔ سلمہ رضی اللہ عنہا بالگندھوانے کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے مبارک میں ایسا ناس کا جملہ سناؤ خیاط سے کہا جلدی کرو۔ اس نے کہا کیا جلدی ہے؟ تو آپ نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کیا ہم ایسا ناس کے خطاب میں شامل نہیں۔ ³⁴

فریضہ دعوت دین کی اہمیت و تقاضے مرد و خواتین کے لیے یہاں ہے ³⁵ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کے مطابق تبلیغ دین بحیثیت مجموعی امت کا ایسا فریضہ ہے جسے ہر فرد امت مرد اور عورت سمجھی نے ادا کرنا ہے۔ تبلیغ کے بارے میں جتنے بھی احکام آئے ہیں اور امر و نہی کے جتنے بھی صیغے وارد ہوئے۔ وہ عربی زبان و بلاغت کے قواعد کے حوالے سے مرد اور عورت دونوں کے لیے یہاں ہیں۔۔۔ میں نے جو کچھ سمجھا ہے اس کی بناء پر ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ دیگر فرانض دین

کی طرح تبلیغ دین اور اشاعت قرآن و سنت مرد اور عورت دونوں کی یکساں ذمہ داری ہے³⁶ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے خواتین اور دعوت دین کو فقہی و شرعی اعتبار سے بحث میں لایا ہے۔

شرعی نکتہ نظر: علماء اور فقهاء کے فتاویٰ اور تصریحات

چونکہ معاشرے میں عورت کا بنیادی کردار ہے۔ اس لیے وہ خواتین کی اصلاح میں مدد گار ثابت ہو سکتی ہے۔ جیسے علی

بن نایف الشحود "المفصل في فقه الدعوة إلى الله تعالى" میں لکھتے ہیں:

"داعیہ عورت کا کام فی نفسہ فرد سے جدا ہے کہ دونوں ایک ہی طرح مکلف نہیں (اس کے علاوہ) عورت جہاں معاشرے کی خواتین کو کسی دوسرے مسئلہ و مقصد کے لیے جمع کر سکتی ہے وہاں ایسے پروگرام کا انعقاد بھی کر سکتی ہے جو اسکے دعویٰ میدان کی ضرورت ہیں۔۔۔ (وہ) مختلف امور میں خواتین کی اصلاح کر سکتی ہے"

یعنی مرد اور عورت کا طریق دعوت ایک دوسرے سے نہ صرف جدا ہے۔ بلکہ ان کے دعویٰ میدان میں بڑی حد تک فرق ہے۔ عورت گھر میں ایک دعویٰ ماذل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا ہر عمل اس کے خاندان کے لیے دعوت کا ذریعہ ہے اسی طرح قرآن و حدیث میں مرد و عورت پر دعوت و تبلیغ کو واجب قرار دیا ہے۔

جیسا کہ عبد اللہ الفقیر رقمطر از ہیں کہ:

"نصوص کی روشنی میں دعوت الی اللہ مرد وزن پر واجب ہے اور عورتوں کی دعوت کے جواز پر سیرت نبوی سے دلائل موجود ہیں۔ جیسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تحصیل علم اور بعد کے قرون میں کثیر مردو زن نے ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کی مسجد کی طرف اجازت طلبی پر ان کو منع نہ کرنے کا حکم دیا۔ ارشاد نبوی ہے:

"إِذَا اسْتَأْذَنْتُ أَخْدَكُمْ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا"³⁹

ترجمہ: کہ عورتوں کو مسجد جانے سے نہ روکوجب وہ (جانے) اجازت لے رہی ہوں۔

آج بھی اس طرح درس و تدریس کی ایسی بہت سی محافل میں خواتین شمولیت اختیار کر سکتی ہیں جن سے تسبیحاً و خیر کے امور کا پھیلاوا اور شر سے رکاوٹ کے دعویٰ مشن کو فروغ دے سکتی ہیں۔

عبدالملک قاسم نے "غراس السنابل" میں تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ کس حد تک موثر کردار ادا کرے اور اسکی شخصیت خاندان میں کس طرح مقبولیت اور مقام رکھتی ہو اور (دعوت دین) کے باہر عظیم کے بارے وہ مسئول بھی ہے:

"خاتون کے لیے خاندان میں مخصوص طرز سے دعوت دینا ہے پس مضبوط (اعصاب کی مالک) اور ایسی خاتون جو خاندان میں مقبول ہو تھوڑا تھوڑا درجہ صحیح طریق پر کام کرے۔۔۔ اور اسے کہا جاتا ہے کہ آپ سے باقی خاندان اور جانے والوں کے بارے پوچھا جائے گا آپ پر (دعوتِ دین) کا بار عظیم ہے" ⁴⁰ -

اسی طرح عبد اللہ بن باز اپنے کئی فتاویٰ میں بعض مقامات پر خواتین کا مردوں کی طرح دعوتِ دین کا کام کرنا، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا واجب قرار دیتے ہیں۔ ان کے اس کام کے لیے کوئی خاص اہتمام نہیں بلکہ یہ سب کچھ اسلامی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے ⁴¹ عبد اللہ بن باز کے نزدیک دعوتِ دین کا کام عورت پر واجب ہے۔

مصطفیٰ مشہور کے مطابق اسلام کی طرف دعوت عورتوں کے لیے نہایت لازمی ہے تاکہ وہ اپنے معاشروں کی اصلاح کی خاطر دعوتِ دین کو عام کریں ⁴² -

المرأة في موكب الدعوة مِنْ مَصطفى طحان لكتبه ہیں کہ "عورتوں کو دعوتِ دین میں بھر پور حصہ لینا چاہیے۔ ایک اچھی خاتون کو اپنی دوسری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ خاوند کے دعویٰ کام میں بھی مددگار ثابت ہونا چاہیے" ⁴³ تاہم عورت گھر لیو ذمہ داریوں سے بھی نبرد آزمائیں ہوئے کے ساتھ اگر خاوند یا گھر میں کسی اور کی رکاوٹ کی وجہ سے دعوت کا کام نہ کر سکے تو کوئی ایسا طریق اختیار کر لے جس سے کم از کم جزوی طور پر اس کار خیر کو جاری رکھ سکے اور یہ عمل بالکل مسدود نہ ہونے پائے۔

ڈاکٹر عبد اللہ الفقیر کے مطابق:

"ہر دور میں مرد ہو یا عورت منہجِ دعوت میں حسب ضرورت ایسی تبدیلی کر کے جو معروف اور دعوت کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو کو مد نظر رکھ کے دعویٰ میدان میں بہتر نتائج پیدا کر سکتے ہیں" ⁴⁴ -

اسی طرح یونیورسٹی آف ابدان، نیجیریا کے ایل۔ او بس کے مطابق:

'Muslim women are completely permitted to work, and to be highly educated. Islam does not say that women should be used as cleaners or cooks around the home. Rather they should play their roles in running a home and also in the development of the society' ⁴⁵

ترجمہ: یعنی مسلمان خواتین کو مکمل طور پر کام اور اعلیٰ تعلیم کی اجازت ہے۔ اسلام یہ کبھی نہیں کہتا کہ خواتین سے (صرف) گھر کی صفائی اور کھانا تیار کرنے کا کام لیا جائے۔ انہیں گھر چلانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور معاشرہ کے ارتقاء میں بھی حصہ ڈالنا چاہیے۔ اسی طرح خواتین کی دعویٰ خدمات و جذبہ کی کئی امثلہ تاریخی اور اق پر عیاں ہیں۔ ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء نے نتائج بحث کے طور پر رقم کیا ہے کہ "خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام نے شرعی احکام

و آداب کی رعایت رکھتے ہوئے عورت کو ہر طرح کی معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی بھروسہ اجازت دی ہے۔⁴⁶

درجہ بالا گفتگو کے مطابق عورت کی دعوت کے میدان میں حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ آنے والا وقت مزید اس ضرورت کو نہ صرف محسوس کرے گا بلکہ خواتین کی دوسرے میدانوں میں بڑھتی ہوئی تعداد اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ دوسرے شعبہ ہائے حیات میں خیر کی دعوت میں حتی الوضع ایسا کردار ادا کریں جو تیجتاً ثبت نتائج کا ممکنہ حد تک عکاس ہو۔

صدر اسلام میں خواتین کے دعوت دین کا تجزیاتی مطالعہ

امہات المؤمنین اور صحابیات کا امت پر احسان عظیم ہے کہ دین کا ایک بڑا ہم حصہ ہم تک انہی کے ذریعے پہنچا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کردار تمام خواتین کے لیے اسوہ حسنہ ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ہر مشکل گھری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست بازو بنی رہیں۔ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی دعوت پر ابو طلحہ نے اسلام قبول کیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے بچوں کی بہترین پرورش کرنا جو قیامت تک آنے والوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کا اپنے بیٹے کی ہمت بڑھانا، ہند بنت اثاش کا شاعری کے ذریعہ دعوت دینا۔ بہت سے جیادہ صحابہ کرام بھی خواتین کی دعوت دین سے متاثر ہو کر اسلام کی دعوت پر لبیک کہنے پر مجبور ہوئے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں حضرت شفاء بنت عبد اللہ کو بازار کے امور کی گمراہی بھی سونپی تھی۔ آپ قضاء الحسبة (Accountability Court) اور قضاۓ السوق (Market Administration) کی ذمہ دار تھیں⁴⁷۔

اسی طرح اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند حضرت زبیر بن عوام کو میرے مکان سے دو میل کے فاصلہ پر ایک قطعہ زمین کاشت کرنے کے لیے دیا تھا۔ میں اس زمین سے کھجور کی گھنٹیاں سر پر لاد کر لایا کرتی تھی۔ عہد نبوی کے علاوہ عہد خلافت راشدہ میں بھی کئی خواتین کی کاروباری سرگرمیوں کا ذکر ملتا ہے⁴⁸ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے گھر کے تمام امور سنبھالتی تھیں حتی کہ ان کے گھوڑوں کے تمام معاملات کی دیکھ بھال بھی کرتی تھیں ان کے مطابق وہ گھوڑے کو چارہ دیتیں، پانی لے کر آتی اور ڈول کھیپھیں اور آٹا گوندھا کرتی تھیں⁴⁹ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق:

"سرہ بنت نہیک اسدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک پایا آپ کافی عمر رسیدہ تھیں۔ وہ جب بازار میں سے گزرتیں تو امر بالمعروف اور نبی عن المنکر کرتی تھیں۔ ان کے پاس ایک کوڑا تھا جس سے ان لوگوں کو مارتی تھیں جو کسی برے کام میں مشغول ہوتے" ⁵⁰

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"جس کام سے شوہر کو کوئی نقصان نہیں ہو رہا ہے۔ تو بیوی کو اس سے منع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ خاص طور پر جب شوہر گھر سے دور بھی ہو کیونکہ عورت کا اپنے گھر میں بغیر کام کے رہنا نفس اور شیطان کے وسوسوں کا باعث بن سکتا ہے۔ آس پڑوں کے ساتھ لا یعنی مشغولیت ہو سکتی ہے"⁵¹

سید قطب شہید "وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ"⁵² کی وضاحت کرتے ہیں کہ:

"گھروں میں رہنے کا مطلب یہ نہیں کہ عورت کسی ضرورت اور ناگزیر کام کے لیے بھی اپنے گھر سے باہر نہ نکلے اور ہر وقت گھر سے ہی چھٹی رہے۔ بلکہ یہ ایک لطیف اشارہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی زندگی میں اس کا اصل مقام اس کا گھر ہے اور یہی اس کا مٹھکانہ ہے۔ اس کے علاوہ جہاں بھی جائے گی عارضی مقام ہو گا۔ کام کے فوراً بعد اپنے اصل ٹھکانے کی طرف واپس آئے گی۔"⁵³

قرон و سلطی کی خواتین نے صدر اسلام کے دعویٰ اسوہ حسنہ کی پیروی کی جن کے کردار سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

عورت کی اندر و ان خانہ اور بیرون خانہ دعویٰ سرگرمیاں

عورت کی دینی و دعویٰ سرگرمیوں اور دائرہ کار کی نویعت دو طریق سے دیکھی جاسکتی ہے۔ اندر و ان خانہ دعوتوں دین تاہم گھر یلو تاظر کے پیش نظر اس آرٹیکل میں اندر و ان خانہ دعوتوں دین کا جائزہ لیا جائے گا۔

اندر و ان خانہ دعوتوں دین:

گھر ایسی جگہ ہے جہاں انسان اپنی پیدائش سے لے کر شباب تک تربیت جسم اور تربیت فکر حاصل کرتا ہے۔ انسان کو دنیا میں شیطان اس کے مقصد حیات سے غافل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ غفلت سے ہوشیار رہنے اور اس سے بچنے کی تدبیر میں تسلیم نہ بر تاجائے۔ انہی تمام کوششوں کو دعوتوں دین کا جزو کہا جاسکتا ہے۔

فرید واجدی آنندی کے مطابق:

"نوع انسانی کی تربیت کے لیے ہم دیکھتے ہیں کہ عورت کے ذمہ قدرت نے ایک ایسا اہم فریضہ عائد کیا ہے جس سے مرد کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ نسل انسانی کو جنم دینے اس کے پانے اور پروان چڑھانے۔۔۔ مسئلہ حمل، ولادت، رضاعت، تربیت اولاد ان میں سے ہر ایک مرحلہ عورت کے لیے سخت اور دشوار گزار ہوتا ہے"⁵⁴۔

فرید واجدی عورت کے ذمہ اہم فریضہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ نوع انسانی کی تربیت جو کہ مشکل ترین کام ہے، وہ

عورت کے ذمہ ہے۔ اس سے اہم فریضہ کی بابت پوچھا جائے گا۔

ڈاکٹر عزیزہ انجمن "خاندان، علمی ایجاد اور داخلی مسائل" میں یوں رقطراز ہیں:

"انسانی تہذیب کی ابتدائی خاندان سے ہوئی، تہذیب انسانی کے پہلے گھر اور پہلے خاندان کی بنیاد زمین پر حضرت آدم و حوا کو بھیج کر ڈالی گئی۔ محبت اور انسیت جو نفس انسانی کے ضمیر میں شامل تھی خاندان کے استحکام اور بقاء کا باعث ہے۔۔۔ خاندان بندوں کی باہمی محبتوں سے بندھی وہ دنیا ہے جو اس زمین پر خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے" 55۔

اس پیراگراف کی روشنی میں اگر خاندان خدا کی نشانی تصور کر لی جائے، تو ہر، شر کو دور کرنے کی کاوش، اور ہر، خیر کو عام کرنے کی دعوت کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ایک لحاظ سے عورت اس دائرہ کار (Domain) میں نسبتاً اپنا بہتر کردار بروئے کار لاسکتی ہے۔ سورۃ تحیرم میں گھر والوں کو دعوت دین کی ترغیب کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوَّا أَنفُسَكُمْ وَآهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ" 56

ترجمہ: اے ایمان والو! تم بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس آیت میں دعوت کا اصول بتایا جا رہا ہے۔ کہ اشر کو دور کرنے کی کاوش (دعوت کا کام) گھر سے شروع کر و یعنی گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ دوسرے مقام انبیاء کی بیویوں کی مثال دے کر مزید وضاحت کر دی گئی ہے۔ "وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا اَمْرَأَتُ نُوحٍ وَامْرَأَتُ لُوطٍ" 57 اس آیت کی رو سے نیک بندوں کی بیویاں اپنی خیانت کی وجہ سے اہل جہنم میں سے ہوں گی۔ کیونکہ انہوں نے اپنے خاوند کے نیک کام میں مدد کرنے کے بجائے کفر کا ساتھ دیا۔ اسی طرح اگلی آیت میں نیک اور صالح بیویوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ "وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا اَمْرَأَتُ فِرْعَوْنَ" 58 مزید برآل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اپنی رعیت کا جواب دہ ہے۔ امیر اپنی رعیت کا جواب دہ ہے۔ آدمی اپنے گھر والوں پر ذمہ دار ہے۔ عورت اپنے خاوند اور اس کی اولاد پر نگران ہے۔ غرض تم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی پر ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ اور وہ اپنی رعیت کا جواب دہ ہے 59۔

ہر ذمہ دار سے اسکی ذمہ داری کی بابت پوچھ ہو گی۔ اور دعوت دین بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے باعث نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و جمال اور اس کے دین کی وجہ سے تیرے ہاتھ گرد آلوہ ہوں، تو دیندار کو حاصل کر۔ 60 زید ان حدیث مبارکہ کی رو سے لکھتے ہیں کہ دین دار عورت معاشرہ کی اصلاح اور اسلام و حسن اخلاق پر تربیت اولاد کے لیے بہت موثر ہے 61۔

ام عبد نیب رقطراز ہیں کہ:

"پچوں کی پیدائش، طریق پیدائش، تربیت اور طریق تربیت کے حوالے سے بہت سے غیر فطری انداز اور طریقے جنم لے رہے ہیں۔ ان حالات میں مسلمان ماں کی ذمہ داری بہت نازک حیثیت اختیار کر گئی ہے۔۔۔"

اس کے لیے بہت تدبر، بصیرت اور بصارت کی ضرورت ہے⁶²

ام منیب نے عورت کے بہت سے مسائل اور ذمہ داریوں کی طرف اشارہ کیا ہے اگر دیکھا جائے تو پچوں کی سوچ اور فکر و عمل کا رخ ان کے والدین معین کرتے ہیں ان کے دل و دماغ سیدھی اور سچی بات کو بخوبی قبول کر لیتے ہیں۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوہ سی بنادیتے ہیں"⁶³

بچہ فطرت سلیمانہ پر پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ان کے والدین کی تربیت اور ماحول بچے کے دل و دماغ کو متاثر کرتے ہیں۔ اس لیے ماڈل کو چاہیے کہ گھر میں دینی فضاء پیدا کریں۔ اس طرح عورت کا گھر میں با عمل ہونا دعوت دین کا بہترین ذریعہ ہے۔ اندرون خانہ دعویٰ ذمہ داریاں اور خواتین کی مختلف حیثیتوں

چار جلیل القدر عورتیں سے چار بہترین کرداروں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا، ایک ماں کا کردار مریم بنت عمران علیہ السلام، ایک عظیم بیوی کا ردار خدیجہ رضی اللہ عنہا، ایک عظیم بیٹی کا کردار فاطمہ رضی اللہ عنہا، ان خواتین نے گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ دین اسلام کی اشاعت میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

1 بیوی کا کردار اور دعوت دین:

بیوی کا اعلیٰ کردار دعوت دین میں آسانی کا سبب بن سکتا ہے۔ حضرت آسیہ نے فرعون کے دربار میں رہتے ہوئے اللہ کی اطاعت کو ملحوظ رکھا اور مصائب برداشت کیے۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بیوی جو پانچ وقت کی نماز پڑھے رمضان کے روزے رکھے اپنی شر مگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے"۔⁶⁴

ام منیب گھریلو تناظر میں خواتین کے بارے میں لکھتی ہیں کہ کسی بھی قبیلے، ملک یا شہر کی تاریخ کے ورق کھنگالیے، معلوم ہو گا کہ گھر اور خواتین، ہمیشہ لازم و ملزم رہے ہیں۔ اسی لیے عربی زبان میں عورت کو "ربۃ الیت" کہا جاتا ہے اور پنجابی میں "گھروالی"۔۔۔ یہ کہ گھر عورت کا دائرہ عمل ہے۔⁶⁵ ایک اچھی بیوی کی مدد سے دعویٰ دائرہ کو وسعت دی جاسکتی ہے۔ خواتین گھر، معاشرے، اپنے عزیزو اقارب اور اولاد کو دین کی طرف لانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ایسے خوشگوار ماحول میں دعوت دین میں جہاں آسانی پیدا ہوتی ہے وہاں دعوت کی رفتار نسبتاً زیادہ شر آور نتائج کا باعث بن سکتی ہے۔

2 ماں کا کردار اور دعوت دین:

ماں پر بھی اپنے دائرہ کار میں چند ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کے حسن سلوک کے مستحق کو جانے پر تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری ماں تیری بہترین معاشرت کی مستحق ہے چونچی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا باپ۔⁶⁶ آپ ﷺ کے اس ارشاد مبارکہ سے ماں کے مقام اور اس کے کردار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ماں کی گود اولاد کی پہلی درس گاہ ہے۔ چونکہ باپ اپنا زیادہ تروقت باہر کے کاموں میں گزار دیتا ہے لہذا ایک مسلمان ماں کا فرض ہے کہ بچپن ہی سے اپنی اولاد کی تربیت اسلامی تعلیمات کے مطابق کرے اور بچوں کے اندر اسلامی شعور کو اجاگر کرے تاکہ اولاد بڑی ہو کر دین اسلام کی اشاعت اور دعوت دین میں اپنا موثک کردار ادا کر سکے۔

3 بیٹی کا کردار اور دعوت دین:

عورت بیٹی کی حیثیت سے دعوت دین میں اپنا بہترین کردار ادا کر سکتی ہے۔ ایک دین دار بیٹی اپنے والدین کے لیے ذریعہ نجات بھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی۔ میں اور وہ جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا"⁶⁷ اسلام نے بیٹی سے حسن سلوک کرنے اور انکی اچھی پرورش کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اگر یہ دین دار ہو گی تو آگے چل کر اچھی بیوی اور بہترین ماں ثابت ہو گی۔ جو ہر کردار میں دعوت دین کے لیے کام کر سکتی ہے۔

4 بہن کا کردار اور دعوت دین:

اسلام نے جہاں ماں، بیوی اور بیٹی کو عزت دی وہاں بہن کو بھی پیچھے نہ رکھا۔ بلکہ بیٹی کے ساتھ بہن کا بھی ذکر کیا ہے۔ ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور انکے بارے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے"

⁶⁸ قرون اولی سے لے کر عصر حاضر تک عورت کسی نہ کسی طرز پر دعوت و تبلیغ میں حصہ لیتی رہی۔ آج سے چودہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت کے وہ اصول بتائے جن پر عمل پیرا ہو کر گھر کے افراد کی مطلوبہ تربیت کی جاسکتی ہے۔

دعوتی ذمہ داریاں، عمر کے مختلف ادوار اور مناجع (Methodologies)

ایسی خواتین جو اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے وقت نکال سکتی ہیں یا جن کی ذمہ داریوں کا بوجھ کم ہو گیا ہے یا وہ لڑکیاں جنہیں فرصت کے اوقات میسر ہیں انہیں اشاعت دین، دعوت و تبلیغ اور غلبہ حق کی بحالت کے لیے اپنا کردار ادا کرنا

چاہیے۔ کیونکہ دعوتِ دین حیات ہے اور اسے چھوڑ دینا ضعف کمزوری اور موت کے متراود ہے۔⁶⁹ جلال الدین عمری احسن طریق سے خواتین کو ان کی ذمہ داری سے آگاہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عورتوں کی نفیسیات، مسائل، الگھنوں، خوبیوں اور خامیوں سے مردوں کے مقابلہ میں عورتیں زیادہ واقف ہیں اور اسے حل بھی کر سکتی ہیں۔ اس لئے عورتوں کے درمیان کام کے لئے عورتیں ہی موزوں ہو سکتی ہیں۔ اگر خواتین اس محاذ کو سننچال لیں تو دعوت و تبلیغ کا مسئلہ حل ہو جائے۔ وہ بڑا مبارک وقت ہو گا جبکہ اس امت کے مرد اور خواتین دونوں ہی اللہ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑے ہو جائیں"۔⁷⁰

مردوں کو بھی حوصلہ افزائی کے لیے خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي⁷¹ (تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھا ہے اور میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھا برداشت کرنے والا ہوں) کا درس ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے۔

ایسی خواتین اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کر کے ذکر و فکر کے حلقات اور درس قرآن کا سلسلہ اور اس کے علاوہ چھوٹے درجے پر اسلامی کتب کی لائبریریز کا قیام وغیرہ کے ذریعے دین کی خدمت کر سکتی ہیں گھر میں بہت سے افراد جیسے دادا دادی، ننانانی پھوپھی، خالہ، ماں مول، پچا، بڑے بھائی بڑی بہنیں اور شوہر وغیرہ ان تمام کو دعوت دین دینا اور سننے کے لیے آمادہ کرنا محنت طلب مرحلہ ہے۔ کیونکہ سب کی عمروں میں فرق ہے اور ہر ایک کی دماغی سطح دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لیے عورت اپنے گھر میں حالات، متعلقہ افراد سے رشتے کی نوعیت اور اس کے مزاج کے مطابق انداز اختیار کرے۔ اس طرح گھر میں قول سے زیادہ عملی دعوت با اثر ہوتی ہے۔ حکمت اللہ بابو صاحب اور عائشہ بنت یعقوب کے مطابق:

"دعوت کا کام کرنے والے (داعی) اور دعوتی تھاریک کو معاشرے اور علاقے کے ہر گوشے اور طبقے کا محتاط انداز سے سماجی، ثقافتی، سیاسی، معاشری، قانونی، مذہبی اور تعلیمی زاویوں کا تجزیہ کرتے اور پرکھتے ہوئے ہر علاقے اور طبقے (کے حسب حال) فضائل حکمت عملی اور منتج اختیار کرنا چاہیے"۔⁷²

آرنلڈ نے مسلمان خواتین کے موثر دعوتی کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

یہ جاننا باعثِ دلچسپی ہے کہ اسلام کے پھیلاؤ میں نہ صرف مردوں کا کام ہے بلکہ اس کا خیر میں خواتین نے بھی حصہ لیا۔ کئی منگولی شہزادے اپنی مسلمان بیوی سے متاثر ہو کہ اسلام میں داخل ہوئے۔⁷³

عالیٰ ذمہ داریوں کی وجہ سے خواتین کے لیے عمر کے مختلف ادوار میں دعوت کے طریق میں تغیر اور پوری زندگی کے لیے ایک لائچہ عمل نسلوں تک فکر منتقل کرنے کے لیے ضروری ہے۔ ذیل میں دعوتی ذمہ داریاں اور عمر کے مختلف ادوار بیان کیے جا رہے ہیں:

عمر کے مختلف ادوار	16 سے 25 سال	26 سے 35 سال	36 سے 50 سال	51 سے 60 سال اور ما بعد
اس عمر میں زیادہ ترقیت کی ضرورت ہوتی ہے اور نسبتاً وقت بھی میسر ہوتا ہے۔	اس عمر کے طبقہ میں اس دور میں ازدواجی زندگی شروع ہو چکی ہوتی ہے، تاہم معاشرہ میں داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ نئی دل کی تربیت اور ان میں کیفیت کے ذریعہ کی طرف زیادہ توجہ مبذول کرنا اور آئندہ دعوتی زندگی کی حکمت عملی اور اسکے اطلاق کا قابل عمل خاکہ / نقشہ (Applicable Sketch) کے مختلف ادوار کی تیاری آئندہ ادوار میں بہتری کا سبب بن سکتی ہے۔	پہلے سے طے شدہ قابل عمل خاکہ / نقشہ (Sketch) جتنا بہتر ڈیزائن کیا ہوگا، اس تدریج عورت کا کردار کسی نہ کسی شکل میں لازماً نئی نسل کو تعلقات میں وسعت آ جاتی ہے۔ اور عقلي طور پر بھی مزید باریک بینی سے عورت کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے مراسم صرف خاندان تک محدود نہیں ہوتے جنہیں دعوت دین کے لیے اختیار کیا جاسکتا ہے۔	اس عمر کے طبقہ میں اس دور میں اگرچہ نکاہت و عورت کا کردار کسی نہ کسی شکل میں لازماً نئی نسل کو تعلقات میں وسعت آ جاتی ہے۔ اور عقلي طور پر بھی مزید باریک بینی سے عورت کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے مراسم صرف خاندان تک محدود نہیں ہوتے جنہیں دعوت دین کے لیے اختیار کیا جاسکتا ہے۔	اس عمر میں اگرچہ نکاہت و عورت کا کردار کسی نہ کسی شکل میں لازماً نئی نسل کو تعلقات میں وسعت آ جاتی ہے۔ اور عقلي طور پر بھی مزید باریک بینی سے عورت کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے مراسم صرف خاندان تک محدود نہیں ہوتے جنہیں دعوت دین کے لیے اختیار کیا جاسکتا ہے۔

اگرچہ یہ ٹیکل عمر کے مختلف ادوار کا تعین کرتے ہوئے خواتین کی دعوت دین کی طرف رہنمائی کرتا ہے تاہم ہر عمر کی داعیہ اپنے حساب سے شروع سے آخر تک کے تسلسل سے ہٹ کر دعوت دین میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے اس سے استفادہ کر سکتی ہے۔

حکمت اللہ بابو صاحب اور عائشہ بنت یعقوب مزید کھتھے ہیں:

*"The selection of appropriate method of Da'wah and its adaptation for particular community or locality depends on the fundamental questions of what, when, why, where, who and How in respect of Da'wah"*⁷⁴.

ترجمہ: دعوت کے لیے مناسب منہج کا انتخاب کسی خاص معاشرے یا علاقے کے لیے اختیار کرنے کے لیے یعنی کیا، کب، کیوں، کہاں، کون، کیسے کلیدی سوالات پر احصار کرتا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر عبدالکریم زیدان وسائل وسائل وسائل اور منافع کے ساتھ چار اصولِ دعوت یعنی موضوع، دائی، مدعا و اور وسائل پر گفتگو کرتے ہیں⁷⁵۔

خواتین دعوت میں بہتری کے لیے ان اصولوں کو استعمال میں لاسکتی ہیں۔ اس لیے خاتون خانہ کو چاہیے کہ ہمیشہ اسلامی رویے اور اخلاق کو پیش نظر رکھ کر عملی تبلیغ قاصد کاردار ادا کرنے کے لیے کوشش ہوں۔ اس طرح عورت گھر میں چلتی پھرتی دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہی ہوتی ہے اور ایسی دعوت کے اثرات دیر پا اور متاثر کن ہو سکتے ہیں۔ عصر حاضر میں چونکہ ذرائع ابلاغ نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں بنادیا ہے، اس لیے ایک مسلمان عورت کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔

منائج بحث

اس بحث کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ گھر بیوی ذمہ داریوں کے تناظر میں دعوت دین اپنے صحیح تسلسل کے لیے متوازن اور معتدل طرزِ عمل کا تقاضا کرتا ہے۔ مزید یہ کہ دونوں اطراف یعنی دعوت دین اور گھر بیوی ذمہ داریوں میں باہمی ہم آہنگی (Mutual Harmony) ضروری ہے۔ تاہم یہ صورت حال فرد سے فرد، جگہ سے جگہ اور حالات سے حالات کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہے۔ ایک عورت کو اپنی دعوت کے دائرہ کار کو گھر سے معاشرے یا قومی و بین الاقوامی سطح تک وسعت دینے سے قبل گھر کے اندر کے ماحول کو اس کام کے لیے سازگار بنا نہیاں ضروری ہے۔ چونکہ گھر کے اندر ناخو شگوار حالات باہر کے ماحول کو متاثر کرتے ہیں۔ بلکہ دعویٰ عمل کو مسدود کر سکتے ہیں۔

ایک داعیہ کو خواتین کی دعوت دین کی شرعی حیثیت، نوعیت، دائرہ کار، منیج اور اسلوب سے اچھی طرح آگاہ ہونا چاہیے۔ اور ہر مراجحت کا جواب صرف مراجحت سے ہی یکسر رکھنے کی بجائے حکمت عملی اور احسن انداز کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔ خواتین کو یہ ضرور معلوم کر لینا چاہیے ہے کہ ان کا دعوت دین سے متعلق یہ کام کتنی مدت سے جاری ہے۔ کیا وہ اس میدان میں ابھی اتری ہیں؟ کیا وہ دعوت کا کام اپنی لگن سے کر رہی ہیں یا کسی دوسرے کی منشاء پر۔ ہر صورت میں اسے مثالی خواتین کے کردار کو مدد نظر رکھنا ہو گا۔ گھر بیوی ذمہ داری اور دعویٰ کاوش کے درمیان کی چیلنج کے ماحول کا جائزہ مزید دعویٰ سرگرمی کو بڑھانے سے قبل کر لینا بہتر ہے۔ اور کچھ سوالات مثلاً مسئلہ کہاں ہے۔ بندی رکاوٹ کیا ہے۔ کس درجہ میری اپنی ذات و کردار ظاہر آاور منفی طور پر یا میری گفتگو، میر ارادہ اور میری سوچ اس کا رخیر میں مراحم ہیں۔ چونکہ بعض دفعہ بڑی حد تک اصلاح ذات سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

دور جدید کے ارتقاء کی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ امت مسلمہ کا عالمی برداری میں عزت و مقام ہو۔ جو بلاشبہ خواتین کی دعوت دین سے بڑی حد تک منسلک ہیں۔ ضروری ہے کہ فرقہ واریت، تھبب اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے روحان سے ہٹ کر اپنا کردار ادا کیا جائے۔ کیونکہ دور جدید میں دعویٰ عمل کی اہمیت امت مسلمہ کی حیات، معاشرے میں نئی نسلوں کی محبت، امن، اعتدال، اخلاق اور برداشت ہمہ گیر دعویٰ نمونہ (Universal Dawah Paradigm) کی مر ہوں منت ہے۔ دعویٰ عمل آسان اور تیز ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے منیج کا استخراج اسلام کی مثالی خواتین، خواتین کی عمر کے مختلف ادوار اور اسکی حیثیتوں کے لحاظ سے تعین کیا جاسکتا ہے۔

حوالی و مصادر

- ¹ ابن منظور، محمد بن مکرم الافرقی، لسان العرب، دار صادر الطبعة الثالثة، بيروت، 1414ھ، ص 257/14
- ² الأزهري، أبو منصور محمد بن أحمد، تهذيب اللغة، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 2001م، ص 3/78
- ³ زمخشري، محمد بن عمر، أساس البلاغة، دار المعرفة بيروت 1979ء، ص 131
- ⁴ بلیاوی، أبو الفضل عبد الحفیظ، مصباح اللغات، سعید ایم کپنی کراچی طبع 1933ء، ص 24
- ⁵ اردو دارالعرفاء معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، طبع دوم 1986ء، ص 9/344
- ⁶ نکری، القاضی عبد رب النبی بن عبد رب الرسول احمد، دستور العلماء أو جامع العلوم في اصطلاحات الفنون، الطبعة الأولى دار الكتب العلمية، لبنان 2000م، ص 2/74
- ⁷ الأصفهانی، أبو القاسم الحسین بن محمد بن المفضل الراغب، مفردات ألفاظ القرآن الكريم، المحقق: صفوان عدنان داؤودی الناشر: دار القلم، الدار الشامیة سنة النشر: 2009، ص 1/315
- ⁸ سر هندی، وارث، قاموس مترافات، شیخ غلام علی اینڈ سائز لامور 2006ء، ص 604
- ⁹ نعمانی، عبد الرشید، لغات القرآن، مطبوعہ دہلی، ص 1/108
- ¹⁰ مولوی، فیروز الدین، فیروز للغات فیروز سائز لامور، ص 34
- ¹¹ J. M Cowan, ed., *Arabic English Dictionary: The Hans Wehr Dictionary of Modern Written Arabic*, India Modern Language Services, 1960, p 28 (*Da'wah* literally means invitation, propagation, call and summoning etc.)
- ¹² An English-Arabic Lexicon, Suhail Academy 1963, Vol.1, p.883 دعیتُ and دَعَوْتُ ("*Da'wah* signifies the same دعاء the act of seeking, desiring, asking or demanding.)
- ¹³ المیدانی، عبد الرحمن حسن حبنکہ، فقه الدعوة إلى الله و فقه المنہج والإرشاد والأمر بالمعروف النبی عن المنکر دار القلم دمشق، ص 1/15
- ¹⁴ الجرجانی، سید ابی الحسن علی بن محمد بن علی الحسانی، التعیریفات، دار الكتب علمیہ، بيروت، لبنان، ص 108
- ¹⁵ غلوش، دکتور احمد، الدعوة الإسلامية اصولها ووسائلها واسبابها فی القرآن الكريم، طبع جدید، الشرکہ الدولیہ للطبعاۃ، مصر 2005، ص 10-16
- ¹⁶ أيضاً، ص 10
- ¹⁷ الغزالی، الشیخ محمد، مع الله، ص 17
- ¹⁸ الراوی، الشیخ محمد، الدعوة الإسلامية دعوة عالمیة سلسلة من الشرق والغرب، الدار القومیة للطبعاۃ والنشر 1965م، ص 12
- ¹⁹ المیدانی، عبد الرحمن حسن حبنکہ، فقه الدعوة إلى الله، ص 16/16 یہ تعریف قرآن پاک کی آیت یا آئُہا الَّذِينَ آمَنُوا أَسْتَجِبُ لِهِنَّ لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ... (الأنفال 8/24) سے لی کی گئی ہے۔

²⁰ محفوظ،الشيخ علي،هداية المرشدين

²¹ <http://www.dawahskills.com/ar/abcs-of-dawah>

²² صحيح مسلم،ص1/179،ح 776

²³ ابن اثير،عز الدين أبو الحسن على بن محمد بن عبد الكريم الجزرى،الكامل في التاريخ،مكتبه بيروت

²⁴ 37/2،ص1965

²⁵ ابن هشام،أبو محمد عبد الملك بن هشام الحميري،السيرة النبوية،تحقيق السقا والأنباري و شلبي،
مطبع مصطفى البابي الحلبي مصر 1375 هـ،ص1/224

²⁶ رواه الإمام البخاري في صحيحه،كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة بباب تعليم النبي أمهه من الرجال
والنساء

²⁷ ابن عبد البر،يوسف بن عبد الله بن محمد،الإستيعاب في معرفة الأصحاب،دار الجيل،بيروت طبع
اول،1412هـ/1992ء،ص2/760

²⁸ ²⁷ حاله،عمررضا،اعلام النساء في عالمي العرب والإسلام،بيروت،شارع سوريا،ص1/31-32

²⁹ L. O. Abbas, *Islam and Modernity: The Case of Women Today*, Published by Cultural and Religious
Studies, David Publishing Company USA, Sep.-Oct. 2014, Vol. 2, No. 5,p. 301
<http://www.davidpublisher.org/>

³⁰ ²⁹ *INSIGHT, Quarterly, Da'wah Principles and Challenges' Number*, IIU International, Vol03, Issue 2-3,
2010/2011, p.5

³¹ Ibid.,p 28,29,30

³² Ibid.,p 53

³³ ³² Egdunas Raciūs, *The Multiple Nature of the Islamic Da'wah*, published by Helsinki 2004, p31-32

³⁴ الصحيح البخاري،كتاب العلم،ح 105

³⁵ ³⁴ أحمد بن حنبل،مسند،مطبوعه بيروت،ص6/305

³⁶ شغفتة عمر،داعيات إلى الله أو عصرى تقاضى،ماهنة تجمان القرآن،سبتمبر 2013،ص18

³⁷ حسن،جويريه،دعاوت دين میں خواتین کا کردار تحریر،ماہنامہ دختر ان اسلام جولائی 2011ء،ص42

³⁸ الشحود،علي بن نايف،المفصل في فقه الدعوة إلى الله تعالى،باب 11:كشكوك الدعوة إلى الله وهو أسع
هذه الأبواب،ص16/175

³⁹ ³⁸ د.عبدالله الفقيه،فتاوی الشبکة الإسلامية،1427هـ،ص5/806(www.islamweb.net)

⁴⁰ صحيح مسلم،ص2/32،ح 1016

⁴¹ عبد المللک القاسم،غراس السنابل:وسيلة دعوية للمرأة المسلمة،دار القاسم،ص1/31

⁴² بن باز،عبد العزيز بن عبد الله،فتاوی نور على الدرب للشيخ،مدار الوطن للنشر 1337،ص2002

⁴³ Mashhour, Mustafa, *On the Path of Da'wah*, Cairo: Al-Falah Foundation 1999, p. 171

⁴⁴ Al-Tahan, Mustafa, *al-Imrah fi Mawqab al-Da'wah*, al-Kuwait: al-Markaz al-'Alami lal-

Kitabal-Islami 1998, may also be seen in the book, EgduñasRaciūs, *The Multiple Nature of Dawa*, Helsinki ,2004, p. 87,88

⁴⁴ د.عبدالله الفقيه، فتاوى الشبكة الإسلامية، 1427هـ، ص 1685، الفتوى رقم: 30911، الفتوى رقم: 30695

⁴⁵ L. O. Abbas, *Islam and Modernity: The Case of Women Today*, published by Cultural and Religious Studies, David Publishing Company USA, Sep.-Oct. 2014, Vol. 2, No. 5, p.303

⁴⁶ ضیاء، ڈاکٹر میرزا جعفر محدثی رویوں کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں جائزہ، الایشان (پشاور یونیورسٹی) 31، 2015، ص 18 (ڈاکٹر میرزا جعفر بہت بڑے اسلامک سکالر ہیں آج کل پشاور یونیورسٹی میں فیکٹری آف السنس ایڈ اسلامک سٹڈیز کے ڈین ہیں)

⁴⁷ ابن عبد البر،*الاستیعاب فی معرفة الأصحاب*، ص 4/1869

⁴⁸ ابن سعد، محمد بن سعد بن فضیل، ابو عبد الله، الطبقات الکبری، مکتبۃ العلوم و الحکم المدنیہ المنورہ، طبع دوم، 1408هـ، ص 8/228

⁴⁹ باقوی، ڈاکٹر قدرت اللہ، مرکز الدراسات الاسلامیہ، میسور، کرناٹک (بھارت)، ص 524

⁵⁰ ابن عبد البر،*الاستیعاب*، ص 4/335

⁵¹ ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز الدمشقی الحنفی، ردا لمحترار علی الدر المختار، دار الفکر، بیروت، طبع دوم، 1412هـ، ص 2/336

⁵² الأحزاب: 33/33:

⁵³ سید قطب، ابراهیم حسین الشاری شہید، فی ظلال القرآن، بیروت دارالشروع 1412هـ، سورۃ الأحزاب

⁵⁴ آفندری، فرید وجدى، المراة المسلمة، ترجمہ از ابوالکلام آزاد (مسلمان عورت) ص 20

⁵⁵ امام ڈاکٹر عزیزہ، خاندان، علمی ایجنسی اور داخلی مسائل، انسٹی ٹیوٹ آف پائیسی اسٹڈیز 2007، ص 21

⁵⁶ التحریم: 6/66

⁵⁷ التحریم: 10/66

⁵⁸ التحریم: 11-12/66

⁵⁹ الصحيح البخاری، أبو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیرہ، صحیح البخاری، بیروت، لبنان

⁶⁰ دار ابن کثیر، الیمامہ، 1407هـ/1987ء، کتاب النکاح باب المرأة راعية فی بیت زوجها، ح 184

⁶¹ ایضاً: ص 5/1958، رقم: 4802

⁶² زیدان، الدكتور عبد الكريم، أصول الدعوة، مکتبہ موسسه الرسالہ لبنان بیروت 2004، ص 113

⁶³ نیب، ام عبد، عورت اور گھر میں دعوت دین، ص 46

⁶⁴ الصحيح البخاری، باب كتاب الجنائز، ح 1302

⁶⁵ تبریزی، محمد بن عبد الله خطیب، مشکوہ المصائب، کتاب النکاح، الفصل الثانی، ص 281

⁶⁵ نبی، ام عبد، عورت اور گھر میں دعوت دین، مشربہ علم و حکمت، ص 7

⁶⁶ الصحيح البخاری، کتاب الأدب، ص 397، ح 911

⁶⁷ الترمذی، أبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک، جامع ترمذی، السنن، بیروت،

لبنان: دار احیاء التراث العربی، جلد ثانی، باب ما جاء فی النفقة علی البنات، ص 13

⁶⁸ أيضاً

⁶⁹ الحوالی، سفر بن عبد الرحمن، مفہوم الدعوة إلى الله (رحلة التوحید) ص 5

⁷⁰ عمری، سید جلال الدین، مسلمان خواتین کی دعویٰ ذمہ داریاں، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی، ص 22

⁷¹ الترمذی، ص 5/709، ح 3895

⁷² Babu Sahib, Hikmatullah and Asiah Binti Yaacob, *Promoting Islam to non Muslims: A Study*

in Da'wah Bi 'L- Hikmah as a Strategy, INSIGHT, Quarterly, Da'wah Principles and Challenges' Number, IIU International, Vol 03, Issue 2-3, 2010/2011, p.170

⁷³ Arnold, T.W. "The Preaching of Islam: History of the Propagation of the Muslim Faith"

Archibald Constable & Co 1896, p.334

⁷⁴ Ibid., p.119

⁷⁵ زیدان، عبدالکریم، *أصول الدعوة*، ص 5